R.N.I.No.APURD/2013/54302
حیدرآباد
ہفتہ روزہ
فلکنما نیوز
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly
Hyderabad.

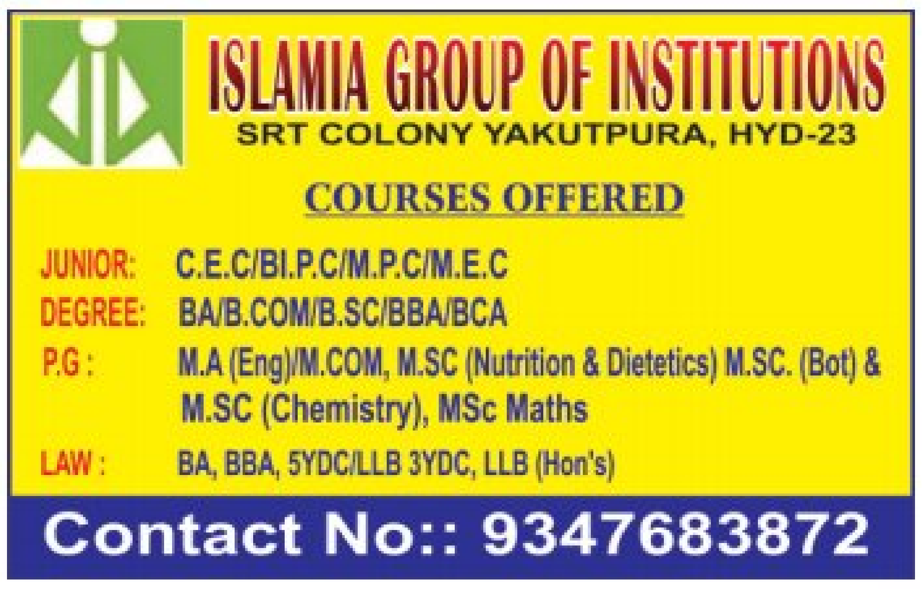

۷ر مئی ۲۰۲۵ء DATE:07-05-2025 جلد(13) شمارہ(17) قیمت ایک روپیہ صفحات(4)

مرکزی وزیر نتن گڈکری سے چیف منسٹر ریونت ریڈی کی ملاقات

آوٹر رنگ روڈ اور ریجنل رنگ روڈ کی تعمیر پر تبادلہ خیال،

مرکز سے عاجلانہ منظوری کا تیقن

حیدرآباد ۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے ا؟ج مرکزی وزیر ٹرانسپورٹ نتن گڈکری سے بیگم پیٹ ایرپورٹ پر ملاقات کی اور تلنگانہ کے مختلف زیرالتواء پراجکٹس کیلئے نمائندگی کی۔ نتن گڈکری ایک روزہ مصروف دورہ کے بعد رات میں نئی دہلی واپس ہوئے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے ایرپورٹ کے وی ا؟ئی پی لانج میں مرکزی وزیر سے ملاقات کی اور

حیدرا؟باد ریجنل رنگ روڈ اور ریڈیل روڈس کی تعمیر پر تبادلہ خیال کیا۔ ریونت ریڈی نے مرکزی وزیر سے خواہش کی کہ ریجنل رنگ روڈ کیلئے ٹنڈرس کی مرکزی کابینہ سے منظوری کے اقدامات کئے جائیں۔ گڈکری نے ریجنل رنگ روڈ کی تعمیر کیلئے مرکز سے تعاون کا یقین دلایا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ریجنل رنگ روڈ کی دونوں جانب کے کام بیک وقت مکمل کئے جائیں تاکہ پراجکٹ کی عاجلانہ تکمیل ہو۔ قومی شاہراہ 765 پر حیدرا؟باد تا سری سیلم ایلیویٹیڈ کاریڈار کی منظوری کی درخواست کی گئی۔ مامنور تا سری سیلم ایلیویٹیڈ کاریڈار سے کئی ریاستوں میں حمل ونقل کی سہولت پیدا ہوگی۔ حیدرا؟باد تا امراوتی گرین فیلڈ اکسپریس کی منظوری کیلئے چیف منسٹر نے مرکزی وزیر سے درخواست کی۔ ریجنل رنگ روڈ اور ا؟وٹر رنگ روڈ کو باہم مربوط کرکے تعمیر کی جانے والی ریڈیل روڈ کی ترقی پر چیف منسٹر نے مرکزی وزیر کو واقف کرایا۔ حیدرا؟باد براہ ڈنڈی منانور اور حیدرا؟باد تا منچریال گرین فیلڈ ہائی وے پراجکٹ کی عاجلانہ منظوری کی درخواست کی گئی۔ چیف منسٹر نے شہر کے اطراف انفراسٹرکچر فراہمی اور فیوچر سٹی کے منصوبہ سے واقف کرایا۔ نتن گڈکری نے چیف منسٹر کو یقین دلایا کہ وہ اُن کی وزارت کے تحت زیرالتواء پراجکٹس کی منظوری کی مساعی کریں گے۔ اس موقع پر ریاستی وزراء کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی، پونم پربھاکر، ٹی ناگیشور راو؟، ارکان پارلیمنٹ ملوروی، انیل کمار یادو، حکومت کے مشیر ایچ وینوگوپال موجود تھے۔

راچہ کنڈہ پولیس کمشنریٹ میں 14 انسپکٹران پولیس کے تبادلے

حیدرآباد ۔ رچہ کنڈہ پولیس کمشنریٹ میں 14 انسپکٹرس کے تبادلے کئے گئے ۔ وی سنتوش کمار جو پوسٹنگ کے انتظار میں تھے، انھیں حیات نگر ڈی ا؟ئی کی حیثیت سے مقرر کیا گیا۔ مرلی موہن ڈی ڈی کو چوٹ اپل ٹریفک انسپکٹر، جی سدھاکر جو پوسٹنگ کے انتظار میں تھے انھیں سائبر کرائم پولیس اسٹیشن میں مقرر کیا۔ بی ستیہ نارائنا سی سی ا؟ر بی کو سائبر کرائم پی ایس مقرر کیا گیا۔ ایم رمیش ایس ایچ او یادگیری گٹہ ٹاو؟ن کا تبادلہ ایس ایچ او بھونگیر پی ایس مقرر کیا گیا۔ کے سریش ایس ایچ او بھونگیر ٹاو؟ن کا تبادلہ اسپیشل برانچ رچہ کنڈہ مقرر کیا گیا۔ اشوک ریڈی سائبر کرائمس (ای او ڈبلیو) کا تبادلہ ایس ایچ او عبداللہ پورمیٹ کیا گیا۔ بی انجی ریڈی ایس ایچ او عبداللہ پورمیٹ کا تبادلہ کرائمس (ای او ڈبلیو کیا گیا۔ بی بھاسکر سی ا؟ئی سیل رچہ کنڈہ کا تبادلہ ایس ایچ او یادگیری گٹہ ٹاو؟ن کیا گیا۔ پرتاپ ریڈی جو پوسٹنگ کا انتظار کررہے تھے انھیں سی ا؟ئی سیل رچہ کنڈہ مقرر کیا گیا۔ جے ہنمنتو جو پوسٹنگ کا انتظار کررہے تھے انھیں ڈی ڈی کے ساتھ شی ٹیم مقرر کیا گیا۔ ٹی مہیش جو پوسٹنگ کا انتظار کررہے تھے انھیں ڈی ڈی کے ساتھ سی سی ا؟ر بی رچہ کنڈہ مقرر کیا گیا۔ ایم شنکر جو پوسٹنگ کا انتظار کررہے تھے انھیں یادگیری گٹہ رورل سرکل انسپکٹر کی حیثیت سے تبادلہ کیا گیا۔ ایم کنڈل راو؟ یادگیری گٹہ رورل سرکل کا تبادلہ ایس ایچ او ا؟یلر کی حیثیت سے کیا گیا۔

پانچواں سالانہ عرس شریف

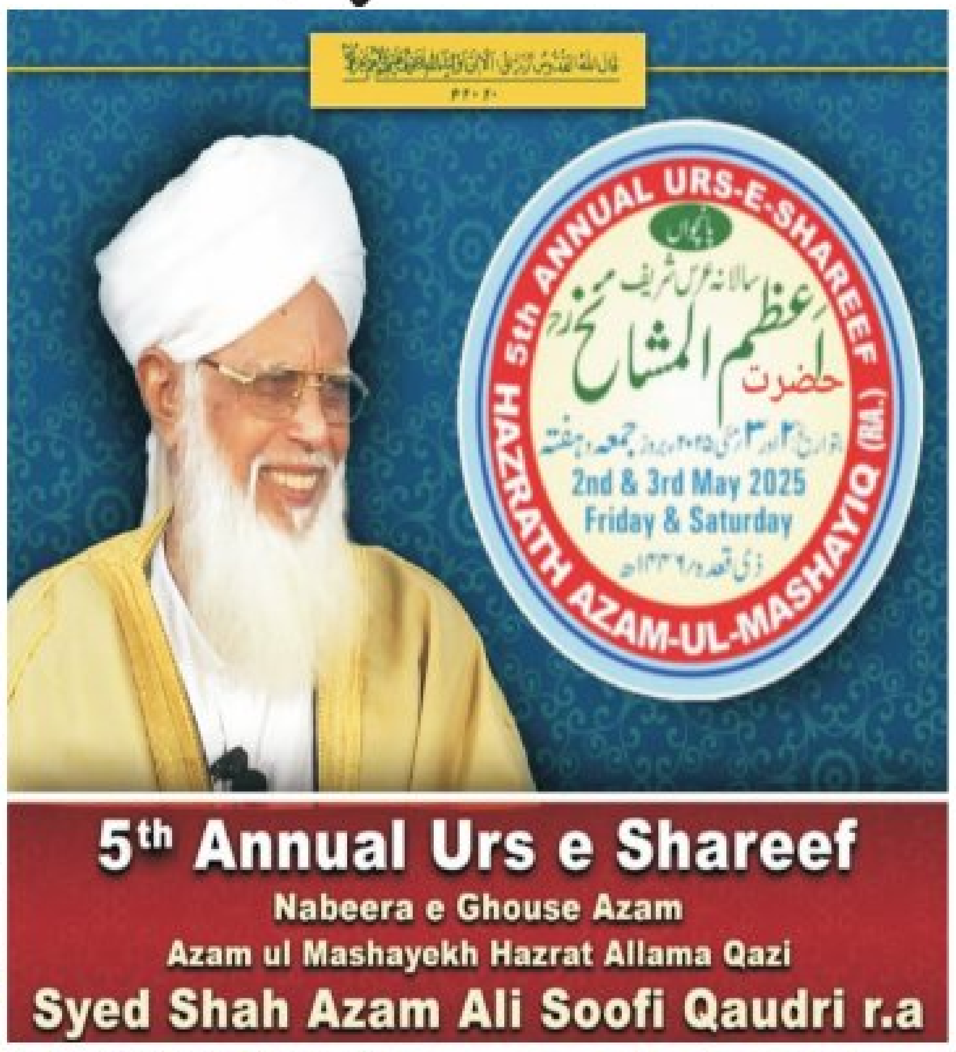

پانچواں سالانہ عرس شریف نبیرو غوث اعظم اعظم المشائخ حضرت علامہ قاضی سید شاہ اعظم علی صندل شریف بتاریخ ۲رمئی ۲۰۲۵ء بروز جمعہ چراغاں بتاریخ ۳رمئی ۲۰۲۵ ہفتہ کو بمقام شاہین نگر العین کالونی عمل میں آیا۔ مہمان خصوصی سید احمد پاشاہ قادری صاحب رحمت بیگ صاحب رکن کونسل اے آئی ایم آئی ایم نے شرکت کی۔

Scanned with OKEN Scanner

ہفتہ روزہ **فلکنما نیوز** حیدرآباد

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly Hyderabad

سعودی عرب معیشت میں متنوع ترقی سے عالمی 'ہیوی ویٹ 'بن گیا: آئی ایم ایف

بین الاقوامی مالیاتی ادارے 'آئی ایم ایف ' نے سعودی معیشت میں حالیہ برسوں میں آنے والے تنوع اور معاشی ترقی کی غیر معمولی رفتار کی وجہ سے سعودی عرب کو معیشت کے میدان کا عالمی 'ہیوی ویٹ ' قرار دیا ہے۔ 'آئی ایم ایف ' کے مطابق اس وجہ سے مملکت دوسرے ملکوں کی بڑی معیشتوں اور براہ راست سرمایہ کاری کے ابھرتے ہوئے رجحانات کے باعث اب مسابقت میں آگے نظر آ رہی ہے۔ خصوصا اپنے تیل کی پیداوار پر انحصار کم کر کے اور خواتین کی افرادی قوت کو بروئے کار لا کر سعودی عرب نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔ ان خیالات کا اظہار 'آئی ایم ایف ' کے ڈائریکٹر برائے مشرق وسطی ٹوم برجیس واسٹن اور ڈائریکٹر برائے وسطی ایشیا ڈاکٹر جہاد آزور نے 'العربیہ ' کے ساتھ انٹرویو میں کیا ہے۔ دونوں رہنماں نے یہ اعتراف کیا کہ سعودی عرب نے عالمی سطح پر معاشی غیر یقینی صورتحال کے باوجود اپنی معیشت کے کلی طور تیل پر انحصار کے بجائے اسے متنوع شکل دی ہے جو کہ سعودی معیشت کے لیے بہتری اور کلیدی مثبت اشاروں کا سبب بنا ہے۔ ڈاکٹر جہاد آزور نے کہا 'سعودی عرب کی معیشت غیر معمولی طور پر پیچیدہ اور جدید تر ہے۔ اس وجہ سے معاشی میدان میں مقابلے کی زیادہ اچھی صلاحیت ثابت کر سکے گی۔ سعودی عرب اس وقت علاقے کی سب سے بڑی معیشت بن چکا ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ اس سے بھی اب آگے بڑھ رہا ہے اور اس کی معیشت عالمی سطح کی معیشتوں میں مقابلہ کرنے کی اہلیت پیدا کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا 'آئی ایم ایف ' نے حال ہی میں 'اکنامک آٹ لک ' رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب نے اپنے ویژن 2030 کے تحت معیشت کے شعبے میں غیر معمولی تبدیلیاں کی ہیں اور ان کے نتائج بڑے ٹھوس برآمد ہوئے ہیں۔ ان سعودی کوششوں کے نتیجے میں بیروزگاری اب کم ترین سطح پر آ چکی ہے۔ جبکہ پچھلے 5 برسوں کے دوران خواتین مزدوروں کی تعداد میں بھی 2 گنا اضافہ ہوا ہے۔ حالیہ چند برسوں کے دوران کی گئی معاشی اصلاحات کے سبب سعودی معیشت کو بڑھاوا ملا ہے جبکہ بے روزگاری میں کمی آئی ہے۔ سعودی معیشت میں خواتین کی شرکت 5 برسوں میں 14 فیصد سے بڑھ کر 34 فیصد ہو گئی ہے۔ آزور نے کہا 'یہ کامیابیاں عملی اور قابل ذکر ہیں۔ خاص طور پر ایسے وقت میں جب دنیا کی معیشت کووڈ 19 کی وجہ سے خرابی کا شکار ہو رہی تھی تو سعودی عرب نے اپنی معیشت کو سنبھالے رکھا اور اسے ایک متحرک معیشت کے طور پر آگے بڑھانے میں کامیاب رہا۔'' آئی ایم ایف ' نے سعودی عرب کے حقیقی 'جی ڈی پی ' کو 3 فیصد اضافے کے ساتھ ظاہر کیا ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ 2026 میں یہ اضافہ 3.7 فیصد ہو جائے گا۔ تیل کی قیمتیں جو گروپ 20 کی معیشتوں کے مقابلے میں نسبتا نیچے کی طرف گئیں۔ تاہم 'اوپیک پلس ' کے پیداوار سے متعلق فیصلوں نے اسے سنبھالے رکھا۔ آزور نے مزید کہا 2021 اور 2022 کے دوران سعودی عرب سب سے زیادہ بڑھنے والی معیشت میں شامل تھا۔ خاص طور پر گروپ 20 میں اس کی پوزیشن آگے تھی۔ 2025 اور 2026 کے دوران تیل کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ اس اضافے کی وجہ 'اوپیک پلس ' کا تازہ ترین معاہدہ بھی ہے۔ جس کی وجہ سے باقی تمام سیکٹرز بھی ہمیشہ آگے کی طرف جائیں گے۔ آزور نے کہا 'سعودی عرب خطے میں سب سے بڑے سرمایہ کاری پروگراموں کو ڈیل کرنے والا ملک بن چکا ہے۔ جبکہ غیر ملکی سرمایہ کاری کی بھی ایک بڑی مقدار سعودی عرب میں نئے ابھرتے شعبوں میں آئی ہے۔

مس ورلڈ 2025 مقابلوں کیلئے عالمی حسیناؤں کی آمد کا آغاز

120 ممالک کے مندوبین کے استقبال کی تیاریاں، تاریخی مقامات کے علاوہ آئی پی ایل میچ کا مشاہدہ کریں گے

حیدرآباد۔ حیدرآباد میں مس ورلڈ 2025 مقابلوں کے انعقاد کی تمام تر تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ دنیا بھر سے مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے حسیناؤں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ مس مرازیل جیسیکا پڈروسو آج حیدرآباد پہنچیں جہاں شمس آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ان کا روایتی انداز میں استقبال کیا گیا۔ مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے حسینائیں 6 جون تک حیدرآباد پہنچ جائیں گیں۔ محکمہ سیاحت و ثقافت نے ایئرپورٹ پر بیرونی مندوبین کی آمد کے سلسلہ میں وسیع تر انتظامات کئے ہیں۔ تلنگانہ حکومت نے عالمی ایونٹ کے موقع پر ریاست کے تاریخی، تہذیبی ورثہ کے علاوہ سیاحتی مقامات کے دورہ کا اہتمام کیا ہے۔ 120 ممالک کے مندوبین اس مقابلہ میں شرکت کریں گے اور 150 ممالک میں مس ورلڈ مقابلہ کو براہ راست پیش کیا جائے گا۔ تلنگانہ حکومت نے سیاحت کے علاوہ طبی شعبہ میں سہولتوں کے بارے میں بیرونی مندوبین کو واقف کرانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ حکومت کو امید ہے کہ مس ورلڈ مقابلوں سے ریاست میں سیاحت کو فروغ حاصل ہوگا۔ 2024 میں تلنگانہ میں 1,55,113 بین الاقوامی سیاحوں نے دورہ کیا تھا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ تلنگانہ کی ترقی اور خاص طور پر انفرااسٹرکچر کے شعبہ میں سہولتوں سے بیرونی مندوبین کو واقف کرایا جائے۔ ایونٹ کے دوران مختلف پروگراموں کو قطعیت دی گئی ہے۔ تلنگانہ میں موجود یونسکو کے سیاحتی مقامات کے علاوہ تاریخی اور ثقافتی مقامات کو پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ مندوبین کے لئے 12 مئی کو چارمینار تا لاڈ بازار ہیریٹیج واک کا اہتمام کیا جائے گا۔ مندوبین 13 مئی کو تاریخی چومحلہ پیالیس کا دورہ کریں گے۔ ورنگل کے ہزار ستون مندر، رامپا دیول اور ورنگل قلعہ کا دورہ بھی ایونٹ میں شامل ہے۔ 14 مئی کو رامپا میں روایتی رقص کا پروگرام رہے گا۔ 15 مئی کو مندوبین کے لئے یادادری مندر کے دورہ کو پروگرام میں شامل کیا گیا۔ مندوبین 16 مئی کو حیدرآباد کے نامور کارپوریٹ ہاسپٹلس کا دورہ کریں گے تاکہ میڈیکل ٹورازم کی سہولتوں سے واقفیت حاصل کریں۔ حکومت سرکاری شعبہ میں بہتر طبی سہولتوں سے مندوبین کو واقف کرائے گی۔ 17 مئی کو راموجی فلم سٹی اور 18 مئی کو کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر کا دورہ کرایا جائے گا۔ مندوبین اتوار کو ٹینک بینڈ پر سنڈے فنڈے پروگرام میں حصہ لیں گے۔ بیرونی مندوبین 21 مئی کو راجیو گاندھی انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں آئی پی ایل میچ کا مشاہدہ کریں گے

ایران روس یا امریکہ کو یورینیم منتقل کرنے کے لیے تیار ہے: رپورٹ

تہران۔ خبروں کے مطابق ایک ایرانی عہدیدار نے انکشاف کیا ہے کہ یورینیم کے ذخیرے کا حجم، اسے ملک سے باہر بھیجنے کا طریقہ کار اور سینٹری فیوجز کی تعداد ابھی تک زیر بحث موضوعات ہیں۔ ایرانی عہدیدار نے اس بات پر زور دیا کہ تہران افزودہ یورینیم کو روس یا یہاں تک کہ امریکہ منتقل کرنے کے لیے کھلا ہے۔ تاہم انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ایران کا افزودگی کا حق ایک ریڈ لائن ہے جس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ یاد رہے واشنگٹن نے اپنے وزیر خارجہ کے ذریعے ایک معاہدے تک پہنچنے کے مقصد سے نئی شرائط کی فہرست پیش کی تھی۔ امریکہ کی شرائط ایرانیوں کو پسند نہیں آئیں کیونکہ یہ تہران کی جانب سے بار بار بیان کی گئی ریڈ لائنز میں شامل ہیں۔ ایران نے کہا ہے کہ اس کا افزودگی کا حق ناقابل گفت وشنید ہے۔ تاہم تین ایرانی عہدیداروں نے یہ بھی کہا ہے کہ یورینیم کے ذخیرے کا حجم، اسے ملک سے باہر بھیجنا اور سینٹری فیوجز کی تعداد زیر بحث امور ہیں۔ تمام ذرائع، جن میں تین ایرانی عہدیدار بھی شامل ہیں، نے تصدیق کی کہ اپریل میں ہونے والے مذاکرات کے دور میں زیر بحث تجاویز کے تحت ایران افزودگی کی سطح کو جامع مشترکہ ایکشن پلان کے مطابق 3.67 فیصد پر محدود کر دے گا۔ ایرانی ذرائع نے مزید کہا ہے کہ تہران بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کو اپنے ایٹمی مقامات تک وسیع رسائی دینے کے لیے بھی کھلا ہے۔ ذرائع نے وضاحت کی ہے کہ تجاویز کا مقصد تہران کے ایٹمی انفرااسٹرکچر کو مکمل طور پر ختم کرنا نہیں ہے جیسا کہ اسرائیل اور بعض امریکی عہدیدار ایسا ہی چاہتے ہیں بلکہ اس کا مقصد یورینیم کی افزودگی پر مستقل پابندیاں عائد کرنا ہے تاکہ کسی بھی حد سے تجاوز کو روکا جا سکے۔ امریکہ کی جانب سے پیش شرائط میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ ایران داخلی طور پر یورینیم کی افزودگی سے دور رہے اور صرف بیرون ملک سے یورینیم درآمد پر اکتفا کرے، رویو کے مطابق 3.67 فیصد کی شرح سے افزودگی کی صلاحیت کا مطلب ہے کہ چند ہفتوں میں نوے فیصد کی اعلی شرح تک رسائی ممکن ہوگی۔ 90 فیصد کی شرح ایٹمی ہتھیاروں کے لیے تیاری کے لیے ضروری ہے۔ تین ایرانی ذرائع میں سے ایک، جو ایک اعلی سیکورٹی عہدیدار ہیں، نے بتایا ہے کہ ایک اور ممکنہ درمیانی حل یہ ہے کہ ایران پانچ ہزار سینٹری فیوجز کے ذریعے کم از کم افزودگی کو برقرار رکھے اور باقی افزودہ یورینیم درآمد کرے۔ تین ایرانی عہدیداروں نے بتایا کہ افزودگی پر پابندیاں عائد کرنے کے بدلے میں تہران نے یہ قطعی ضمانتیں طلب کی ہیں کہ ٹرمپ دوبارہ ایٹمی معاہدے سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی جانب سے عائد کردہ ریڈ لائنز میں ملک میں ذخیرہ شدہ افزودہ یورینیم کی مقدار کو 2015 کے معاہدے میں طے شدہ سطح سے کم کرنا شامل ہے۔ تہران سے قریبی تعلق رکھنے والے ایک اعلی علاقائی ذریعے نے بتایا ہے کہ ایرانی یورینیم کے ذخائر کے بارے میں جاری بحث اس بات پر مرکوز ہے کہ کیا ایران اس کا کچھ حصہ، کم شدہ شکل میں، ملک کے اندر رکھے گا۔ دوسرا حصہ بیرون ملک ممکنہ طور پر روس کو بھیجے گا۔ ذریعے نے بتایا کہ ایران نے امریکہ کو افزودہ یورینیم فروخت کرنے کا خیال پیش کیا ہے۔ امریکی کی دوسری شرط طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کی تیاری روکنا ہے۔ اس بنیاد پر کہ ان کے وجود کا بنیادی مقصد جوہری ہتھیاروں کا حصول ہے۔ ایک اور نازک اختلافی نقطہ ایران کی بیلسٹک میزائل بنانے کی صلاحیت سے متعلق ہے۔ واشنگٹن اور اسرائیل کا کہنا ہے کہ اسے میزائل بنانا بند کر دینا چاہیے۔ دوسری طرف تہران کا کہنا ہے کہ اسے اپنا دفاع کرنے کا حق حاصل ہے۔ خبروں کے مطابق ایک ایرانی عہدیدار نے اس سے قبل بتایا تھا کہ ایران اپنے میزائل پروگرام کے حوالے سے 2015 کے معاہدے کے تحت طے شدہ حدود سے آگے کوئی اور رعایت نہیں دے گا۔ صرف حسن نیت کے اشارے کے طور پر جوہری وار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت رکھنے والے میزائل نہ بنانے کی پیشکش کرے گا۔ ایک علاقائی سکیورٹی عہدیدار نے بتایا ہے کہ واشنگٹن بیلسٹک میزائل پروگرام کو مذاکرات میں شامل کرنے کے لیے دباڈال رہا ہے لیکن تہران ابھی تک اس پر کسی بھی بحث سے انکار کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ یہ ہے کہ میزائل کے مسئلے کو حل کیے بغیر ٹرمپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ نیا معاہدہ JCPOA سے آگے ہے۔ امریکی پابندیوں کی فہرست میں تہران کا خطے میں اپنے پراکسیوں بالخصوص حوثیوں کی حمایت بند کرنا بھی شامل ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ نے گزشتہ ماہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو تہران کے ساتھ فوری طور پر مذاکرات میں شامل ہونے کے اپنے فیصلے سے حیران کر دیا تھا۔ آٹھ ذرائع نے بتایا کہ اب ان مذاکرات کی کامیابی کا انحصار ایران کو ایٹمی بم بنانے سے روکنے کے لیے اہم رعایتیں حاصل کرنے پر ہے۔ اپریل میں امریکہ کی جانب سے ایران کے ساتھ مذاکرات کے حوالے سے تبدیلی نیتن یاہو کے لیے ایک جھٹکے کے طور پر سامنے آئی تو انہوں نے ایرانی ایٹمی تنصیبات پر فوجی حملوں کے لیے ٹرمپ کی حمایت حاصل کرنے کے لیے واشنگٹن کا سفر کیا۔ اس معاملے سے واقف چار ذرائع نے بتایا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم کو وائٹ ہاس میں مشترکہ پریس کانفرنس سے 24 گھنٹے سے بھی کم وقت پہلے معلوم ہوا کہ ایران کے ساتھ امریکی مذاکرات چند دنوں میں شروع ہو جائیں گے۔ ایک سینئر ایرانی سیکورٹی عہدیدار کے مطابق تہران کو اسرائیلی حملے پر گہری تشویش ہے چاہے کوئی سمجھوتہ

صلاح الدین ایوبی سے نتن یاہو تک: شامی دروز فرقہ جس کے تحفظ کے لیے اسرائیل نے دمشق میں بمباری کی

شام کے دارالحکومت دمشق کے جنوبی علاقوں خصوصا جرمانا اور صحنایا میں جنھیں دروز آبادی کا گڑھ سمجھا جاتا ہے، مسلح گروہوں کے درمیان وقفے وقفے سے جھڑپیں ہوئیں۔ شامی وزارتِ داخلہ کے مطابق یہ جھڑپیں سوشل میڈیا پر نفرت انگیز تقاریر اور اشتعال انگیزی کے نتیجے میں ہوئیں۔ وزارت کے مطابق ان جھڑپوں میں کئی افراد ہلاک اور زخمی ہوئے جن میں سکیورٹی فورسز کے اہلکار بھی شامل ہیں۔ اس دوران اسرائیل نے صحنایا میں ان افراد پر فضائی حملے کیے جن کے متعلق اسرائیل کا دعوی ہے کہ وہ دروز برادری پر حملے کی تیاری کر رہے تھے۔ اسرائیل نے ایک بار پھر شام میں دروز برادری کے تحفظ کے عزم کا اعادہ کیا ہے جس کی وجہ اسرائیلی اور شامی دروز کے درمیان قریبی تعلقات کو قرار دیا جا رہا ہے۔ مارچ 2025 کے وسط میں شام کی درجنوں نمایاں دروز شخصیات نے مقبوضہ گولان کا دورہ کیا جہاں انھوں نے دروز برادری کے روحانی پیشوا شیخ العقل موفق طریف سے ملاقات کی۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا مذہبی دورہ تھا۔ دسمبر 2024 میں اسد حکومت کے خاتمے کے بعد سے اس اقلیت کے مستقبل کے حوالے سے کئی سوالات جنم لے رہے ہیں۔ شام کے دروز افراد کا دفاع کرنے کے اسرائیلی دعوں اور جنوبی علاقوں میں اسرائیلی فوج کی دراندازی نے اس برادری کی صورتحال کو مزید الجھا دیا ہے۔ تو ہم شام کی موحد دروز اقلیت کے بارے میں کیا جانتے ہیں اور انھیں نئی حکومت سے کیا خدشات ہیں؟

عین جالوت کی جنگ سے عظیم انقلاب تک

دروز برادری خود کو موحدون کہلاتی ہے، یعنی وہ لوگ جو ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ انھیں بنو معروف کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ دروز نام کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ نشتکین الدرزی (محمد بن اسماعیل الدرزی) سے منسوب ہے جنھوں نے لبنان اور شام میں اپنے عقائد کی تبلیغ کی۔ دروز کی اکثریت بنیادی طور پر لبنان، شام، اسرائیل اور اردن میں آباد ہیں جب کہ دیگر ممالک میں بھی ان کی کچھ تعداد موجود ہیں۔ شام میں دروز کی موجودگی صدیوں پرانی ہے اور وہ تاریخ کے مختلف ادوار میں مشرقِ وسطی (بلادِ شام) کی سیاست اور جنگوں میں اہم کردار ادا کرتے آئے ہیں۔ انھوں نے 1187 میں صلیبیوں کے خلاف مشہور جنگِ حطین میں حصہ لیا اور بعد ازاں ایوبی اور زنگی حکمرانوں کا اعتماد حاصل کر کے کئی اہم عہدے سنبھالے۔ اس کے بعد انھوں نے 1260 میں جنگِ عین جالوت میں منگولوں کے خلاف مملوک سلطنت کا ساتھ دیا۔ 19ویں صدی میں جب مصر کے محمد علی پاشا نے شام پر حملہ کیا تو دروز نے عثمانی سلطنت کا ساتھ دیا۔ انھوں نے دمشق کے جنوب میں واقع علاقے جبل العرب میں شدید مزاحمت کی اور مصری فوج کو بھاری نقصان پہنچایا۔ اس وقت دروز کی قیادت شیخ یحیی الحمدان کے ہاتھ میں تھی۔ تاہم بعد میں عثمانیوں اور دروز کے تعلقات خراب ہو گئے۔ جب عثمانی حکومت نے دروز علاقوں پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی تو دروز نے بغاوت کر دی۔ 1911 میں عثمانیوں نے کئی دروز رہنماں کو پھانسی دے دی جن میں ذوقان الطرش اور یحیی عامر شامل تھے۔ اس کے بعد شامی دروز نے شریف حسین سے وفاداری کا اعلان کیا اور درجنوں افراد عرب فوج میں شامل ہو گئے۔ سلطان پاشا الطرش اس تحریک کے نمایاں رہنما تھے جنھوں نے پہلے پہاڑوں میں اور پھر دمشق میں عظیم عرب بغاوت کا پرچم بلند کیا۔ 1925 میں دروز برادری نے شام پر فرانسیسی قبضے کے خلاف بھی بھرپور مزاحمت کی۔ انھوں نے دروز ریاست کے قیام کی پیشکش کو مسترد کرتے ہوئے شام کی آزادی کی تحریک کا آغاز کیا جسے عظیم شامی انقلاب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس تحریک کی قیادت بھی سلطان پاشا الطرش نے کی۔ آج شام میں دروز برادری کی تعداد تقریبا سات لاکھ کے قریب ہے۔ یہ مختلف علاقوں میں آباد ہیں جن میں السویدا، وادیِ گولان، دمشق کے نواحی علاقے اور ادلب شامل ہیں۔

شام کی دروز (موحدون) برادری میں کئی روحانی اور سماجی شخصیات ہیں جنھیں وسیع پیمانے پر حمایت، اعتماد اور احترام حاصل ہے۔ ان میں چند افراد روحانی رہنما ہیں جبکہ کچھ نے حالیہ خانہ جنگی کے دوران مسلح گروہوں کی قیادت سنبھالی ہے۔ سب سے نمایاں روحانی شخصیات کو شیوخ العقل کہا جاتا ہے، جن میں تین بزرگ شیخ حمت الہجری، شیخ حمود الحناوی اور شیخ یوسف جربوع شامل ہیں۔ یہ تینوں دروز عقیدے کے روحانی اور فکری رہنما تصور کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو مسلح گروہوں کی قیادت کر رہے ہیں۔ ان میں سب سے معروف نام شیخ لیث البلوص کا ہے جو قوات الکرام (عزت فورسز) کے کمانڈر ہیں۔ یہ فورس شام کی خانہ جنگی کے دوران تشکیل دی گئی تھی۔ شیخ لیث، شیخ واحد البلوص کے بیٹے ہیں جو شامی حکومت کے سخت مخالف اور اسی فورس کے بانی تھے۔ وہ 2015 میں ایک کار حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ ایک اور نمایاں شخصیت شیخ سلیمان عبد الباقی ہیں جو آزاد پہاڑ (فری ماؤنٹین) فورسز کی قیادت کر رہے ہیں۔

2011 میں شام میں شروع ہونے والی بغاوت کے دوران دروز برادری کی اکثریت نے نہ تو حکومت کے خلاف اپوزیشن کا ساتھ دیا اور نہ ہی براہ راست خانہ جنگی میں کودنے کی کوشش کی۔ انھوں نے مجموعی طور پر خود کو اس اندرونی تنازع سے دور رکھنے کی پالیسی اپنائی۔ تاہم 2015 میں صورتِ حال اس وقت تبدیل ہوئی جب شدت پسند تنظیم النصرہ فرنٹ کی قیادت میں اسلام پسند گروہوں نے درعا اور وادیِ گولان کے بعض علاقوں میں پیش قدمی کی اور السویدا صوبے میں حکومت کے زیرِ انتظام الثعلہ ملٹری ایئرپورٹ کو خطرہ لاحق ہوا۔ اس کے ردِعمل میں کچھ دروز شامی فوج کے ساتھ مل کر لڑائی میں شریک ہو گئے۔ اس دوران شیخ واحد البلوص شام کے صدر بشار الاسد کے مخالف کے طور پر سامنے آئے۔ وہ عوامی سطح پر حکومت پر تنقید کرتے تھے تاہم 2015 میں ایک مشتبہ کار حادثے میں ان کی ہلاکت ہو گئی۔ دروز برادری کے زیادہ تر افراد نے صرف اپنے علاقوں کا دفاع کرنے کے لیے مقامی سطح پر مسلح کمیٹیاں بنائیں تھیں۔ 2014 میں جب دروز نوجوانوں کو جبری فوجی بھرتی کے لیے تحویل میں لیا گیا تو ان کے خاندانوں اور مقامی افراد نے سکیورٹی مراکز کا گھیرا کیا اور بالآخر ان نوجوانوں کو رہا کروانے میں کامیاب ہو گئے۔ جب جبری فوجی بھرتی کے خلاف آوازیں بڑھنے لگیں تو حکومت اور دروز برادری کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پایا جس کے تحت دروز نوجوان صرف السویدا صوبے کے اندر فوجی خدمات انجام دینے کے پابند ہوں گے اور انھیں ملک کے دیگر حصوں میں تعینات نہیں کیا جائے گا۔ دروز برادری کے کچھ علاقے خاص طور پر 2012 سے 2015 کے دوران، داعش اور النصرہ فرنٹ جیسے گروپوں کے حملوں کی زد میں آئے۔ 2017 میں ایک طرف گولان کی پہاڑیوں کے شامی حصے میں حطرہ شہر میں شامی فوجیوں اور دروز جنگجوں کے درمیان اور دوسری طرف ہیئت تحریر الشام اور اتحادی گروپوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ 2018 میں السویدا کے نواحی علاقے میں داعش نے بڑے پیمانے پر حملے کیے۔ ان حملوں کی ابتدا خودکش کار بم دھماکوں سے ہوئی جن میں 200 سے زائد افراد کی جانیں گئیں۔ 2023 میں جب شام میں مسلح تنازعہ کی شدت کم ہوئی تو السویدا کے دروز افراد نے حکومت کے خلاف مظاہرے شروع کیے اور بشار الاسد کا اقتدار ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ مذہبی رہنماں نے بھی ان مظاہروں کی حمایت کی سوائے شیخ یوسف الجربوع کے جو حکومت کے حامی ہیں۔ یہ مظاہرے السویدا کے الکرامہ چوک میں ہوئے جو سلطان باشا الطرش کے مزار کے قریب واقع ہے۔

جب 2014 کے آخر میں اپوزیشن کی جماعتوں نے جن کی قیادت جبہت النصرہ کر رہی تھی، ادلب پر قبضہ کر لیا تو ایک تنازعہ شروع ہوا جو بعد میں مسلح تصادم میں تبدیل ہو گیا۔ یہ تصادم جبہت النصرہ کے جنگجوں اور ادلب کے گاں قلب لوزہ میں دروز کمیونٹی کے رہائشیوں کے درمیان ہوا۔ مقامی رہائشیوں نے جبہت النصرہ کے ارکان پر فائرنگ شروع کرنے کا الزام عائد کیا۔ اس واقعے میں تقریبا 20 دروز افراد کی جانیں گئیں جبکہ جبہت النصرہ کے تین ارکان بھی مارے گئے۔ جواب میں جبہت النصرہ نے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا کہ اس کے جنگجو اپنے کمانڈروں سے مشورہ کیے بغیر کارروائی کر رہے تھے۔ اپنے بیان میں جبہت النصرہ نے مقامی لوگوں کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ ہمارے دروازے سب کے لیے کھلے ہیں اور ایسی غلطیاں کبھی کبھار ہو جاتی ہیں۔ جب جبہت النصرہ تبدیل ہو کر ہیئت تحریر الشام بننا شروع ہوئی تو ادلب کی دروز کمیونٹی میں مزید تشویش پیدا ہوئی۔ شام کے لیے سچائی اور انصاف نامی ادارے نے نومبر 2022 میں اپنی ویب سائٹ پر ایک رپورٹ شائع کی جس میں مسلح شدت پسند گروپوں بشمول سابق جبہت النصرہ اور بعد میں ہیئت تحریر الشام کی جانب سے ادلب میں دروز شہریوں کے خلاف کیے گئے جرائم کا احاطہ کیا گیا۔ اس رپورٹ میں قلب لوزہ کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ 2012 سے 2022 کے درمیان دروز اکثریتی علاقوں میں 53 اغوا ہوئے جن میں سب سے زیادہ اغوا (23 کیسز) ہیئت تحریر الشام کے ارکان کے ذریعے ہوئے۔ رپورٹ میں دیگر جرائم جیسے ہراسانی، مذہبی امتیاز اور جائیدادوں کی ضبطی کا بھی ذکر کیا گیا۔ تاہم جون میں رپورٹ کے اجرا سے پہلے ابو محمد الجولانی نے یوٹیوب پر ایک ویڈیو پیغام جاری کیا جس میں وہ ادلب کے دیہات میں دروز کمیونٹی کے رہنماں سے ملاقات کر رہے تھے۔ یہ ملاقات ایک کنوے کی افتتاحی تقریب کے دوران ہوئی۔ ویڈیو انٹرویو میں جولانی نے رہائشیوں کو یہ یقین دہانی کرانے کی کوشش کی کہ انھیں کسی قسم کی ناانصافی کا سامنا نہیں ہوگا اور کہا ہم سچے لوگ ہیں۔ ادلب کے مغرب میں جبل السماق کے 14 دیہاتوں میں دروز رہائش پذیر ہیں۔ یہ علاقے ہیئت تحریر الشام اور 2017 میں ادلب میں قائم ہونے والی حکومت کے زیر کنٹرول ہیں۔ دمشق کے جرمانا علاقے میں دروز اور نئی حکومت کے سکیورٹی ارکان کے درمیان ماحول کشیدہ رہا ہے جس کے بعد میڈیا میں رپورٹ ہوا کہ ادلب کے دروز رہنماں نے السویدا میں اپنی کمیونٹی کو پیغام بھیجا جس میں ان سے کہا گیا کہ وہ نئی حکومت کے ساتھ اپنے اختلافات کو دور کریں اور اسے حکومت کرنے کا موقع دیں۔ پچھلے سال نومبر کے آخر میں ہیئت تحریر الشام کی قیادت میں مسلح اپوزیشن گروپوں نے ادلب سے حلب کی طرف اور پھر شام کے حکومت کے زیر کنٹرول دیگر علاقوں میں اچانک حملہ کیا۔ ایک کے بعد ایک علاقے اپوزیشن کے ہاتھوں میں آ گئے اور دس دنوں میں ان کی فورسز دمشق تک پہنچ گئیں، اس دوران یہ رپورٹس بھی سامنے آئیں کہ سابق صدر بشار الاسد اور ان کے خاندان نے ماسکو فرار ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ شام میں اسد حکومت کا خاتمہ چھ دہائیوں سے زائد عرصے سے جاری بعث پارٹی کے اقتدار کے بعد ہوا اور اس نئے منظرنامے میں شام کے مختلف طبقات کے مستقبل کے بارے میں سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ دروز اور نئی حکومت کے درمیان تعلقات کو ایک بڑے امتحان کا سامنا تھا۔ نئی حکومت بڑی حد تک ہیئت تحریر الشام کے ارکان پر مشتمل ہے، وہی گروپ جو پہلے جبہت النصرہ کے طور پر سویدا پر حملہ کر چکا تھا اور جس کی قیادت احمد الشرعہ کر رہے تھے جنھیں ابو محمد الجولانی کے نام سے جانا جاتا تھا۔ نئی شامی حکومت کے لیے دوسرا مسئلہ ہتھیاروں کا تھا۔ جنگ کے دوران دروز نے اپنے شہروں اور علاقوں کی حفاظت کے لیے مقامی مسلح گروہ تشکیل دیے تھے۔ شیخ حکمت الہجری نے جنوری میں ایک عرب سیٹلائٹ چینل پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اسد حکومت کے زوال کے فوراً بعد نئی حکومت سے رابطہ شروع ہو گیا تھا۔ اس انٹرویو میں شیخ حکمت الہجری نے احمد الشرعہ کو پیغام دیتے ہوئے کہا ہمیں مل کر بات چیت کرنی چاہیے تاکہ ہم اس عبوری دور کو آسانی سے گزار سکیں اور شام کے مستقبل کے لیے مضبوط بنیاد بنا سکیں۔ یہ پیغام اس وقت آیا جب دروز کے ایک وفد نے دسمبر کے وسط میں احمد الشرعہ سے ملاقات کی جس میں الشرعہ نے کہا کہ شام کو متحد رہنا چاہیے اور ریاست اور تمام فرقوں کے درمیان سماجی معاہدہ ہونا ضروری ہے تاکہ انصاف یقینی بنایا جا سکے۔ انھوں نے وفد سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا یہ ضروری ہے کچھ ایسا نہ ہو جو ہمیں علیحدگی کی طرف لے جائے۔ جرمانا علاقے میں تشدد دونوں فریقوں کے لیے چیلنج تھا اور مارچ کے شروع میں دروز جنگجوں اور سکیورٹی فورسز کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ تاہم شام کے ساحلی علاقے میں حالیہ خونریز واقعات جن میں علوی برادری کے سینکڑوں شہریوں کے مارے جانے کی خبریں آئی ہیں، نے شیخ الہجری کو ایک بیان جاری کرنے پر مجبور کیا جس میں انھوں نے ساحلی علاقے میں فوجی کارروائیوں کو روکنے کا مطالبہ کیا۔ 8 مارچ کو شیخ الہجری نے وہ بیان جاری کیا جس میں انھوں نے منظم قتل کی مخالفت کی۔ شام کے عبوری صدر احمد الشرعہ نے واضح کیا ہے کہ ان کی نئی حکومت اسرائیل کے ساتھ 1974 کے امن معاہدے کو تسلیم کرے گی۔ اس وقت تقریبا ایک لاکھ 50 ہزار دروز اسرائیل میں آباد ہیں جن میں سے زیادہ تر خود کو اسرائیلی شہری مانتے ہیں اور اسرائیلی معاشرے اور فوج کا حصہ بن چکے ہیں۔ دوسری جانب گولان کی پہاڑیوں کے اس حصے میں جو اسرائیل کے قبضے میں ہے، 23 ہزار دروز رہائش پذیر ہیں جو خود کو اب بھی شامی سمجھتے ہیں اور اسرائیلی شہریت کو مسترد کرتے ہیں۔ 17 فروری کو اسرائیلی وزیرِ اعظم نتن یاہو نے کہا: ہم ہیئت تحریر الشام یا نئی شامی فوج کو دمشق کے جنوب میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ ہم قنیطرہ، درعا اور السویدا کے علاقوں کو مکمل غیر فوجی زون بنانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ نتن یاہو نے جنوبی شام میں ہتھیاروں کے پھیلا اور دروز برادری کو لاحق خطرات کے متعلق خبردار کیا۔ اس بیان کے ردِعمل میں منگل کے روز شام کے کئی شہروں خصوصا دمشق اور السویدا (جہاں دروز اکثریت میں ہیں) میں مظاہرے ہوئے جن میں نتن یاہو کے بیان کی مذمت کی گئی۔ مظاہرین نے کہا کہ اسرائیل

Scanned with OKEN Scanner

ریاست کا مالی موقف کمزور، حکومت سے تعاون کی بجائے ہڑتال پر چیف منسٹر کی تنقید

بھاری قرض کے سبب مطالبات کی یکسوئی ممکن نہیں، اپوزیشن کی سازش کا شکار نہ ہوں، ریاست کی صورتحال پر ریونت ریڈی کی وضاحت

حیدرآباد ۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے سرکاری ملازمین اور ا?رٹی سی ملازمین کی جانب سے ہڑتال کے اعلانات پر شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ خانگی ٹی وی چیانل کی جانب سے پولیس ملازمین کو ایوارڈس کی پیشکشی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چیف منسٹر نے سوال کیا کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو تنخواہوں کی ادائیگی پر کیا یہ ہڑتال کی جا رہی ہے۔ چیف منسٹر نے واضح کیا کہ ریاست کا معاشی موقف بہتر نہیں ہے اور حکومت ا?مدنی کے مطابق خرچ کرنے کے موقف میں نہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ملازمین کی تنظیمیں ہڑتال کا اعلان کررہی ہیں، ا?پ کی جدوجہد کیا تلنگانہ عوام کے خلاف ہے۔ کیا حکومت ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو تنخواہیں ادا نہیں کررہی ہے؟ بعض سیاسی پارٹیاں حکومت کے خلاف الزام تراشی کررہی ہیں۔ مفت برقی سربراہی کے نام پر برقی کے بھاری بقایہ جات چھوڑ کر جانے والے حکومت پر تنقید کررہے ہیں۔ حکومت کا مطلب صرف میں تنہا نہیں ہیں، ہم تمام ملکر حکومت ہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ معاشی مشکلات کے وقت حکومت کا تعاون کرنے کے بجائے ملازمین کی تنظیمیں جدوجہد اور ہڑتال کی دھمکی دے رہی ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ عوام کی مشکلات میں ساتھ کھڑے رہنے کی ذمہ داری سرکاری ملازمین کی ہے، اگر ا?پ کے مسائل ہوں تو حکومت سے بات چیت کی جاسکتی ہے۔ حکومت کیلئے مشکلات پیدا کرنا بعض سیاسی پارٹیوں کی سازش کا حصہ ہے اور ملازمین کی تنظیموں کو اس سازش کا شکار نہیں بننا چاہئے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ نئے مطالبات کے ساتھ دھرنا کرنے کی صورت میں موجودہ ادارہ تباہی کا شکار ہوسکتا ہے۔ اگر سرکاری ملازمین اپنی ذمہ داری محسوس نہ کریں تو عوام بھی معاف نہیں کریں گے۔ اُنھوں نے کہا کہ مزید قرض حاصل کرنے سے ریاست کا معاشی موقف اور بھی بگڑ سکتا ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ حکومت ایک خاندان کی طرح ہے اور خاندان کی عزت کو بازار میں نیلام مت کیجئے۔ فی الوقت ضرورت جدوجہد کی نتیجہ بلکہ حکومت سے تعاون کرنے کی ہے۔ تلنگانہ کو مزید قرض میں مبتلا ہونے سے بچانے کے لئے حکومت سے تعاون کیجئے۔ تلنگانہ کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہم تمام کی ذمہ داری ہے۔ چیف منسٹر نے سوال کیا کہ سرکاری ملازمین ا?خرکس کے خلاف جنگ کررہے ہیں۔ اُن کی جدوجہد کہیں عوام کے خلاف تو نہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ تلنگانہ کی ماہانہ ا?مدنی 18500 کروڑ ہے اور حکومت ملازمین کے تمام مطالبات کی یکسوئی کے موقف میں نہیں۔ اُنھوں نے سوال کیا کہ کیا پٹرول کو 100 روپئے سے بڑھا کر 200 روپئے کردیا جائے یا پھر 30 روپئے کیلو چاول کو 60 روپئے کیا جائے؟ اُنھوں نے ملازمین کی تنظیموں سے سوال کیا کہ بونس اور تنخواہوں میں اضافہ کس طرح کیا جائے، حکومت کی رہنمائی کریں۔ 11 فیصد شرح سود پر بھاری قرض حاصل کرتے ہوئے کے سی ا?ر نے ریاست کو مقروض کردیا اور خود فارم ہاو?ز میں ا?رام کررہے ہیں۔ چیف منسٹر نے ملازمین کی تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ مطالبات کو سیاسی رنگ دینے کے بجائے حکومت سے مذاکرات کریں۔ اُنھوں نے کہا کہ گزشتہ 10 برسوں میں سرکاری ملازمین کو پہلی تاریخ کو تنخواہ نہیں دی گئی۔ کانگریس حکومت نے 16 ماہ میں 1.58 لاکھ کروڑ قرض حاصل کیا اور قرض بشمول سود جملہ 1.52 لاکھ کروڑ ادا کئے گئے۔ ڈسمبر 2023ء ؁ سے 31 مارچ 2025ء ؁ تک یہ ادائیگی کی گئی۔ چیف منسٹر نے کہا کہ حکومت کی ا?مدنی میں سے ایک روپیہ بھی عوام کی بھلائی اور سرکاری ملازمین کے لئے خرچ نہیں کی گئی۔ کے سی ا?ر حکومت نے 8.29 لاکھ کروڑ کے بقایہ جات رکھے ہیں۔ ہر ماہ 7 ہزار کروڑ قرض اور سود کی شکل میں ادا کئے جارہے ہیں۔ چیف منسٹر نے ریمارک کیا کہ ریاست کی معاشی صورتحال ٹھیک نہیں ہے اور قرض کے لئے بینک جائیں تو چوروں کی طرح دیکھا جارہا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ بعض افراد صورتحال کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ حکومت پر بھروسہ کرنے والوں کو ہم دھوکہ دینا نہیں چاہتے

چیف سکریٹری رام کرشنا راؤ نے پرانے شہر میں میٹرو ریل اور دیگر ترقیاتی پراجکٹس کا معائنہ کیا

سڑک کی توسیع کے کاموں کا جائزہ، فٹ اوور برجس کی تعمیر کا کام مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی ہدایت

حیدرآباد۔ چیف سکریٹری کے رام کرشنا راؤ نے آج پرانے شہر کے مختلف علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے اہم انفراسٹرکچر پراجکٹس کے کاموں کا جائزہ لیا۔ شہری ترقی کے سلسلہ میں حکومت نے شہر میں کئی پراجکٹس کا آغاز کیا ہے جو تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ چیف سکریٹری نے عہدیداروں سے کہا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ پراجکٹس کی مقررہ منصوبہ کے مطابق تکمیل ہو۔ شہری علاقوں میں انفراسٹرکچر کی فراہمی میں یہ پراجکٹس مددگار ثابت ہوں گے۔ چیف سکریٹری نے بنجارہ ہلز میں زیر تعمیر فٹ اوور برج کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے دورہ کا آغاز کیا۔ یہ پراجکٹ تکمیل کے اختتامی مرحلہ میں ہے۔ سکریٹری بلدی نظم ونسق ایلم برتی نے چیف سکریٹری کو بتایا کہ شہر کے مختلف علاقوں میں 42 فٹ اوور برجس کی تعمیر کا کام مکمل ہوچکا ہے اور یہ عوام کے لئے سہولت بخش ثابت ہوئے ہیں۔ شہر کے دیگر علاقوں میں فٹ اوور برجس کی تعمیر کے لئے سروے کا کام جاری ہے۔ پیدل راہ گیروں کی حفاظت اور ٹریفک کے بہاؤ کو آسان بنانے کے لئے شہری علاقوں میں فٹ اوور برجس کی تعمیر سے مدد ملے گی۔ چیف سکریٹری نے مہاتما گاندھی بس اسٹیشن تا چندرائن گٹہ میٹرو ریل پراجکٹ کے توسیعی کاموں کا جائزہ لیا۔ اس پراجکٹ پر 2741 کروڑ کے مصارف کا تخمینہ ہے۔ مینیجنگ ڈائرکٹر حیدرآباد میٹرو ریل این وی ایس ریڈی نے بتایا کہ سڑکوں کی توسیع کے لئے اراضی کے حصول کا کام تیزی سے جاری ہے اور جن جائیدادوں کو حاصل کیا گیا انہیں منہدم کیا جارہا ہے۔ چیف سکریٹری رام کرشنا راؤ نے حسینی علم کے علاقہ میں واقع تاریخی خورشید جاہ دیوڑھی کی تزئین نو اور مرمتی کاموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے موسیٰ رام باغ میں زیر تعمیر فلائی اوور، فلک نما روڈ اوور برج اور عنبرپیٹ میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ کا معائنہ کیا۔ چیف سکریٹری نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ کاموں کے تکمیل کے سلسلہ میں معیار کی برقراری کو یقینی بنائیں اور مقررہ مدت میں ترقیاتی کام مکمل کئے جائیں۔ چیف سکریٹری کے ہمراہ کمشنر جی ایچ ایم سی آر وی کرنن، کمشنر ایچ ایم ڈی اے سرفراز احمد اور مینیجنگ ڈائرکٹر حیدرآباد میٹرو واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ اشوک ریڈی موجود تھے۔ چیف سکریٹری نے پرانے شہر میں میٹرو ٹرین کے منصوبہ پر عمل آوری پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کئی عمارتوں کا مشاہدہ کیا جنہیں حکام نے منہدم کردیا ہے۔ چیف سکریٹری نے انہدامی کارروائیوں کا بھی جائزہ لیا۔ بلدی نظم ونسق اور گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن کے کئی عہدیدار دورہ میں شامل تھے۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A
Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS
#22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in

Scanned with OKEN Scanner